www.emarsiya.com

مرثیہ

جب خیمۂ فرزند پیمبرؐ ہوا تاراج
ناموس نبی کا زر و زیور ہوا تاراج
بے دینوں نے لوٹا حرم شیر خدا کو
اک شور ہوا خانۂ حیدر ہوا تاراج
جو رونق دنیا تھا وہی گھر ہوا تاراج
سیدانیاں محتاج ہوئیں ایک ردا کو

۲
وہ پردہ گیانِ حرم عزت و توقیر
میداں میں سرنگے تھیں اور گرد تھے بے پیر
تاکید تھی ہر دم عمر سعد شقی کی
نازل ہوا تھا جن کے لئے آیۂ تطہیر
تھا چار طرف شور کہ مارے گئے شبیرؑ
ہاں باندھ لو رسی سے نواسی کو نبیؐ کی

۳
خالق نے ظفر یاب کیا شیروں پہ ہم کو
تھا عشق بہت دختر سلطانِ عجم کو
کیں لونڈیاں آزاد بہت راہِ خدا میں
گھیرے رہو حلقے میں غزالانِ حرم کو
دکھلا دو سر نیزہ سر شاہِ اُمم کو
اب خود کوئی دن رنج سہے قید بلا میں

۴
ان قیدیوں میں بیٹیاں زہراؑ کی کہاں ہیں
دیکھیں تو کہ سر کس کے یہ بالائے سناں ہیں
تلوار پکڑ کر علیؑ اکبر نہیں آتے
بے پردہ ہیں اس وقت کہ پردے میں نہاں ہیں
کس کس کے یہ تن ہیں جو سر خاک طپاں ہیں
اب بہر مدد سبط پیمبرؐ نہیں آتے

۵
کیا ہو گیا وہ خیمۂ زنگاری سرور
مسند ہے کہاں بیٹھتے تھے جس پہ پیمبرؐ
وہ تیغ وہ گھوڑا علیؑ اکبر کا کہاں ہے
کیا ہو گیا وہ شاہ کدھر کو گیا لشکر
درباں تھے ملک جس کے کہاں آج ہے وہ گھر
وہ ننھا سا جھولا علیؑ اصغر کا کہاں ہے

۶
کہتا تھا کوئی دشمنِ دیں بیڑیاں لاؤ
سجادؑ کے پہلو سے سکینہ کو ہٹاؤ
سر کاٹ لو فرزند حسینؑ ابن علیؑ کا
زنجیر بدا اللہ کے پوتے کو پہناؤ
لپٹا ہوا ہے باپ سے باقرؑ کو چھڑاؤ
تا فاتحہ خواں بھی نہ رہے سبط نبیؐ کا

۷
اونٹ آئیں وہ جن پر نہ ہو ہودج نہ عماری
ہے روز خوشی کا کہ ہوئی فتح ہماری
ہرگز نہ رہائی کسی تدبیر سے ملے گی
کوفے کی طرف جائے گی رانڈوں کی سواری
کہہ دو کوئی قیدی نہ کرے گریہ و زاری
بچہ بھی جو روئے گا تو تعزیر ملے گی

۸
بانو پہ تقید تھی کہ اکبرؑ کو نہ روئے
اک شب کی دُلہن قاسم بے پر کو نہ روئے
اب لاش پہ بھی سبطِ رسولِ مدنی کی
چھاتی بھی جو بھر آئے تو اصغر کو نہ روئے
زینبؑ سے یہ کہدو کہ برادر کو نہ روئے
ہوئیں گے قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی

۹
حیدرؑ کو پکارے نہ کوئی غم کی ستائی
یہ غل نہ کریں لٹ گئی زہراؑ کی کمائی
نعروں سے ہلا دیں نہ بزرگوں کی لحد کو
دیوے نہ کوئی رانڈ محمدؐ کی دُہائی
رو کر نہ کہے کوئی کہ ہے ہے مرا بھائی
سب مر گئے اب کوئی نہ آئے گا مدد کو

www.emarsiya.com

۱۰

لیوے گی سکینہؑ جو کبھی نام علمدار
ہے ہے مرے بابا جو پکارے گی وہ ہر بار
جھولے سے بھی گر اونٹ پہ فریاد کرے گی
تو سُرخ طمانچوں سے کریں گے گلِ رخسار
کس دیوے گا رسی سے گلا شمر ستمگار
دیویں گے وہ ایذا کہ بہت یاد کرے گی

۱۱

اعدا کی یہ تاکید تھی رانڈوں کا یہ تھا حال
چلاتی تھی بانو مرا لوٹا گیا اقبال
کیوں کر نہ دُہائی دوں رسولؐ دوسرا کی
سر پیٹتی تھیں چہروں پہ بکھرے ہوئے تھے بال
میں رانڈ ہوئی قتل ہوا فاطمہؑ کا لال
سر ننگے ہے بلوے میں بہو شیر خدا کی

۱۲

چلاتی تھی مقتل کی طرف زینبؑ مضطر
بازو مرے رسی سے بندھے چھن گئی چادر
یا سبطِ نبی لوٹی گئی آپ کی خواہر
حلقے میں ستمگاروں کے تنہا ہوں کھلے سر
تم قتل ہوئے اور مجھے رونا نہیں ملتا
فریاد ہے منھ اشکوں سے دھونا نہیں ملتا

۱۳

کبریٰؑ ہیں تقدیر نے یہ ظلم دکھائے
خوں روتی ہے منھ دست حنائی سے چھپائے
نزدیک ہے مظلوم سکینہ کو غش آئے
زخمی ہوئے ہیں گال طمانچے بھی ہیں کھائے
منھ خشک ہے پر روتی ہے کانوں پہ دھرے ہاتھ
اور کہنیوں تک چھوٹے سے ہیں خوں میں بھرے ہاتھ

۱۴

ایک ایک کو سر کٹنے کا تھا وارثوں کے درد
صدمے سے گرفتاری کے تھے چاند سے منھ زرد
سینوں میں جو دل جلتے تھے بھرتی تھیں دم سرد
تھرّاتے تھے شعلے کی طرح سے تن پُر گرد
نکلی تھیں جو جلتے ہوئے خیمے کے تلے سے
لپٹے ہوئے اطفال تھے رانڈوں کے گلے سے

۱۵

حلقے میں جفاکاروں کے تھے عابدؑ بیمار
شدت سے تپ غم کی غش آجاتا تھا ہر بار
حدّاد یہ کہتا تھا کہ اے شمر ستمگار
پہناؤں کسے بیڑیاں اور طوق گرانبار
گردن یہ نہیں طوق گلوگیر کے قابل
یہ پاؤں نہیں حلقۂ زنجیر کے قابل

۱۶

طوق اُس کو پہناتے ہیں جو ہوتا ہے توانا
دشوار ہے بیمار کو گردن کا اُٹھانا
ان کانپتے پاؤں میں نہ زنجیر پہنانا
ورنہ ابھی ہو جائے گا دم تن سے روانا
نے پاؤں ہیں اس بوجھ کے لائق نہ گلا ہے
یہ ضعف ہی اس کے لئے زنجیر بلا ہے

۱۷

حدّاد سے یوں کہنے لگا قاتلِ شبّیر
تکرار نہ کر جلد پنھا طوق گلوگیر
یہ شیر ہیں بگڑیں تو نہ بن آئے گی تدبیر
گردن میں رسن چاہیئے اور پاؤں میں زنجیر
بیماری میں سالم ہیں ضعیفی میں قوی ہیں
غیظ اُن کا غضب ہے کہ یہ اولادِ علیؑ ہیں

۱۸

لازم ہے کہ اس طرح انھیں کیجے گرفتار
نے پاؤں بڑھیں اور نہ کھنچے ہاتھ سے تلوار
پہونچے یہ کسے جائیں کہ ہوں اُنگلیاں بیکار
بیڑی ہو یہ بھاری کہ چلے زور نہ زنہار
فریاد کو بھی ہاتھ یہ مضطر نہ اُٹھائے
طوق ایسا گراں ہو کہ کبھی سر نہ اُٹھائے

www.emarsiya.com

۱۹

عابدؑ نے کہا گو ہیں گرفتارِ مصیبت
بھر جائے زمیں خوں سے جو دکھلائیں شجاعت

اِن کانپتے ہاتھوں میں بھی ہے زورِ امامت
کیا جانیے کیا ہے جو دکھاتے نہیں طاقت

نے ضعف کا باعث نہ نقاہت کا سبب ہے
واللہ فقط بخششِ اُمت کا سبب ہے

۲۰

برہم ہوں تو عالم کی بنا ہو ابھی نابود
اعجاز ہے موسیٰؑ کا عصا میں مرے موجود

گلزار ہو سایے سے مرے آتشِ نمرود
آہن کو ابھی موم کروں صورتِ داؤدؑ

ہے زور مرے قبضے میں حیدرؑ کے برابر
دو انگلیاں ہیں تیغ دو پیکر کے برابر

۲۱

بابا کو جو روؤں تو اُٹھے نوحؑ کا طوفاں
عیسیٰؑ کی طرح مُردۂ صد سالہ کو دوں جاں

ہے زیرِ نگیں خاتمِ انگشتِ سلیماں
جنات و ملائک ہیں مرے تابع فرماں

پر طوق پنھا دو کہ جھکائے ہوئے سر ہوں
میں سیدِ مظلوم کا مظلوم پسر ہوں

۲۲

دادا کے مرے زور سے ماہر ہے خدائی
کی بُت شکنی کفر کی بنیاد مٹائی

ہاتھ اُن کے رہی خیبر و خندق کی لڑائی
اس زور پہ پھر رسّی سے گردن بھی بندھائی

ہے فخر کی جا گر مری گردن میں رسن ہو
پوتے میں بھی لازم ہے کہ دادا کا چلن ہو

۲۳

سب جانتے ہیں صابری و جرأت حیدرؑ
اک روز وہ تھا فتح کیا قلعۂ خیبر

اک روز یہ مظلوم ہوئے بعدِ پیمبرؐ
کچھ بولے نہ جب دادی کے پہلو پہ گرا در

دی آتشِ کیں خیمے کو حیدرؑ کے پسر کے
مجھ پر بھی وہی ظلم ہوا بعد پدر کے

۲۴

آگے مرے زیور مری مادر کا اُتارا
زینبؑ کی ردا چھن گئی گھر لٹ گیا سارا

بے جُرم طمانچہ مری ہمشیر کو مارا
یہ سب کیا اُمت کے لئے میں نے گوارا

خوش ہو کے اسیری کے بھی دُکھ درد سہیں گے
ہم وہ ہیں کہ ہر درد میں صابر ہی رہیں گے

۲۵

تم سب نے تو دیکھی مرے بابا کی شجاعت
مارے گئے کی حاکمِ فاسق کی نہ بیعت

قربان میں اس فہم کے اللہ ری ہمت
رکھ لی پسرِ فاطمہؑ نے دین کی عزت

خنجر تو نہیں حلق سے جو خون بہے گا
کیا طوق کی ایذا بھی نہ بیمار سہے گا

۲۶

ہیں اذن دغا گوشہِ مظلوم سے پاتا
اس چھاتی پہ اکبرؑ کی طرح برچھیاں کھاتا

ششماہہ مرا بھائی تو جاں اپنی گنواتا
ایسا تو نہ تھا میں کہ گلا بھی نہ کٹاتا

وہ صاحبِ قسمت ہوئے داخل شہدا میں
ہم قید کے قابل تھے پھنسے رنج و بلا میں

۲۷

یہ سُن کے لعیں طوق کا حلقہ لیے آیا
کس صبر سے عابدؑ نے سرِ پاک جھکایا

زنجیر کو جب سامنے بیمار کے لایا
فرزندِ یداللہ نے خود پاؤں بڑھایا

دم مارا نہ کچھ طوقِ گلو گیر پہن کر
سجدے کے لئے جھک گئے زنجیر پہن کر

www.emarsiya.com

۲۸

اٹھ کر کہا سجدے سے کہ اے مالکِ تقدیر
بندے کو حصارِ امن کا ہے طوقِ گلو گیر
ہمت دے کہ ہر رنج میں خورسند رہوں میں

یہ قید تری راہ میں ہے عزت و توقیر
اور سلسلۂ بخشش اُمت ہے یہ زنجیر
اس قید میں بھی صبر کا پابند رہوں میں

۲۹

عادل ہے توانا ہے تو اے قادرِ مختار
مولا تری طاقت سے قوی ہے یہ دلِ زار
یاں ایک قدم چلنے کا مقدور نہیں ہے

حامی ہے غریبوں کا ضعیفوں کا مددگار
یہ بار کہاں اور کہاں عابدِ بیمار
پہونچا دے جو منزل پہ تو کچھ دور نہیں ہے

۳۰

بابا سا شفیق اُٹھ گیا، ہوں بے کس و تنہا
موجود ہے تو سر پہ تو کچھ غم نہیں اصلا
گو بلوے میں عریاں سرِ ناموسِ نبیؐ ہے

عورات کا ساتھ اور گرفتاری کی ایذا
ماں سے کئی حصے تری شفقت ہے زیادا
ستار ترا نام ہے دل اس سے قوی ہے

۳۱

رو رو کے وہ بیمار یہ کرتا رہا تقریر
اسوار ہوئے گھوڑوں پہ سب ظالمِ بے پیر
نیزے پہ جو پُرخوں سرِ شاہِ شہدا تھا

اونٹوں پہ چڑھیں بیبیاں بہ حالتِ تغیر
سجاد پیادہ چلے پہنے ہوئے زنجیر
اونٹوں پہ نبیؐ زادیوں میں حشر بپا تھا

۳۲

مقتل میں جو وہ قافلہ سب نوحہ گر آیا
سینے میں اَلم سے دلِ سجادؑ بھر آیا
صدمہ یہ ہوا زینبؑ ناشاد و حزیں پر

تیغوں سے قلم باغِ محمدؐ نظر آیا
بابا کو پکارے کہ یہ قیدی پسر آیا
اشتر سے گری ہائے اخی کہہ کے زمیں پر

۳۳

چلاتی تھی اے زینتِ آغوشِ پیمبرؐ
آئی یہ صدا نعشِ شہِ دیں سے مکرر
سچ ہے کہ عجب تجھ پہ ستم ہوتے ہیں زینبؑ

گردن تو اُٹھاؤ بہن آئی ہے کھلے سر
بھائی ترے قربان ہوا اے مری خواہر
تیرے لئے نیزے پہ بھی ہم روتے ہیں زینبؑ

۳۴

جس وقت یہ پُر درد صدا کان میں آئی
چلائی کہ فریاد ہے میں لُٹ گئی بھائی
ہوں کور تو یہ ظلم نہ ان آنکھوں سے دیکھوں

جا لپٹی تنِ شہ سے وہ گردوں کی شائی
تقدیر نے لاش آپ کی بھینا کو دکھائی
صدقے گئی بے سر تھیں کن آنکھوں سے دیکھوں

۳۵

بچپن سے سدا دوشِ نبیؐ پر تمھیں دیکھا
گودی سے جدا ماں کی نہ دم بھر تمھیں دیکھا
اب کوئی بزرگوں میں نہیں ہائے برادر

چھاتی پہ یداللہ کی اکثر تمھیں دیکھا
اور آج کے دن خاک پہ بے سر تمھیں دیکھا
بھینا کسے لاش آپ کی دکھلائے برادر

۳۶

اک روز وہ تھا بھیجی تھی اللہ نے پوشاک
یا جامۂ تن آج ہوا تیغوں سے صد چاک
آرام بس از رنج و محن بھی نہیں ملتا

اور اونٹ سواری کا بنے تھے شہِ لولاک
کس بے کسی سے آج پڑے ہو بہ سرِ خاک
مظلوم ہوا ایسے کہ کفن بھی نہیں ملتا

www.emarsiya.com

۳۷

چلاتی تھی بانو مرے سید مرے سرتاج
حضرت کو تو نیزے پہ ملا رتبۂ معراج
گھر لٹ گیا بے وارث و والی ہوئی صاحب
اُٹھا مرا بخت آپ کے مرنے سے لٹا راج
اور لونڈی ہے بلوے میں ردا کے لئے محتاج
بچوں سے بھری گود بھی خالی ہوئی صاحب

۳۸

اب کون ہے یا شاہ مرا پوچھنے والا
کب تک سہوں یہ رنج و ستم اے شہ والا
بیماری میں سجّاد گرفتار رسن ہے
وہ بھی نہیں اٹھارہ برس تک جسے پالا
اعدا نے مجھے لوٹ کے پردے سے نکالا
میں قید ہوں لاش آپ کی بے گور و کفن ہے

۳۹

رو رو کے بیاں کرتی تھی یہ بانوئے بے پر
پہچانا ہو تم نے تو بتا دو مجھے مادر
بیتاب ہے دل چھاتی پھٹی جاتی ہے اماں
جو ماں سے کہا بانی سکینہؑ نے یہ رو کر
یہ کون سے مظلوم کا ہے لاشۂ بے سر
اس لاش سے تو بابا کی بو آتی ہے اماں

۴۰

بانو نے یہ چاہا کہ سکینہؑ سے چھپائے
خود لاش نے کہہ کر یہ سخن ہاتھ اُٹھائے
سو رہتی تھیں تم رکھ کے اسی چھاتی پہ سر کو
پر بیٹی کا منھ دیکھ کے آنسو نکل آئے
آؤ کہ یہ بابا تمھیں چھاتی سے لگائے
کیا بھول گئیں بے کس و مظلوم پدر کو

۴۱

صدقے تری مظلومی کے میں اے مری پیاری
پھر خوں ہوا صدمے سے مرے زخموں سے جاری
مشتاق ملاقات ہیں ہم آؤ سکینہؑ
سیلی جو تجھے شمر ستمگار نے ماری
اس وقت تلک روح تڑپتی ہے ہماری
اس خوں بھری چھاتی سے لپٹ جاؤ سکینہ

۴۲

کوئی نہ تھا جو باپ سے ملنے کا قرینہ
لاشے پہ گری ہائے پدر کہہ کے سکینہؑ
چلائی کہ ویران بھرا گھر کیا بابا
بس سنتے ہی آواز شہنشاہ مدینہ
گردن پہ تو منھ رکھ دیا اور سینے پہ سینہ
ہے ہے تمھیں کس جرم پہ بے سر کیا بابا

۴۳

ہے ہے مرے مظلوم پدر پیاس کے مارے
شب کو مجھے نیند آتی تھی سینے پہ تمھارے
بھیا علی اصغر کو تو لیتے گئے بابا
تلواروں سے یہ عضو بدن ٹکڑے ہیں سارے
اب کون سلا دے گا مجھے تم تو سدھارے
اور داغ یتیمی ہمیں دیتے گئے بابا

۴۴

قربان گئی بیٹی سے منھ آپ نے موڑا
اعدا نے کڑوں کے لئے ہاتھوں کو مروڑا
بے زار ہوئے پیار کے وہ دن گئے بابا
کھانے کو طمانچے ہمیں خیمے میں ہی چھوڑا
برچھی کبھی دکھلائی اُٹھایا کبھی کوڑا
تم آئے نہ اور میرے گہر چھن گئے بابا

۴۵

خیمہ بھی جلا چھن گئی اماں کی بھی چادر
زنجیر گراں پہنے ہیں سجّادؑ برادر
بیمار کو آرام نہیں ملتا ہے بابا
ہیں بلوۂ اعدا میں چھوپھی جان کھلے سر
صدقے گئی بھیّا کو بچاتے نہیں اُٹھ کر
یہ طوق ہے بھاری کہ گلا چھلتا ہے بابا

www.emarsiya.com

۴۶

کرتی تھی جو یہ بین سکینہؑ جگر افگار
تھرا رہی تھی خاک پہ نعشِ شہِ ابرار
اور کہتے تھے یہ کھینچ کے بازو کو ستمگار
بس چھوڑ تنِ شاہ کو اے بیکس و ناچار
وہ کہتی تھی منھ شہ سے نہ موڑے گی سکینہؑ
بابا کے تو لاشے کو نہ چھوڑے گی سکینہؑ

۴۷

ملعونوں میں بیکس ہوں نہ بیکس کو ستاؤ
پہونچا نہ مروڑو مرا بازو نہ دکھاؤ
مر جاؤں گی لاشے سے نہ بابا کے چھڑاؤ
جنگل میں رہوں گی مجھے یاں چھوڑتے جاؤ
بے غسل و کفن فاطمہؑ کا ماہ جبیں ہے
لاشے کی نگہبانی کو بھی کوئی نہیں ہے

۴۸

تنہائی کا بابا کی بڑا ہے مجھے وسواس
دیکھو تو برستی ہے عجب بے کسی و یاس
جیتے ہیں نہ قاسمؑ نہ علیؑ اکبر و عباسؑ
بیٹی تو بھلا باپ کے لاشے کے رہے پاس
جاؤں گی کہاں باپ کے پہلو سے میں ہٹ کر
شب ہوگی تو سوؤں گی میں چھاتی سے لپٹ کر

۴۹

پہلو سے صدا آئی کہ زہراؑ ترے قرباں
تنہائی کا شبیرؑ کے غم کھا نہ مری جاں
میں کوکھ جلی ہوں ترے بابا کی نگہباں
اب فاطمہؑ ہے اور ہے یہ قتل کا میداں
شبیرؑ سے اک دم نہ جدا ہوئے گی زہراؑ
آغوش میں لاشے کو لئے روئے گی زہراؑ

۵۰

سن کر یہ صدا رانڈوں میں رونے کی ہوئی دھوم
یہ پیٹیں کہ غش کھا کے گریں زینبؑ و کلثومؑ
وہ حال انیس اب نہیں ہو سکتا ہے مرقوم
جس طرح چھٹی باپ سے وہ دخترِ مظلوم
عالم میں یہ صدمہ نہ ہوا ہوگا کسی پر
رستے میں ہوئی جو کہ جفا آلِ نبیؐ پر